مطبوعات

کتاب: پروفیسر عبدالحمید صدیقی
اپنی تحریروں کے آئینہ میں
ناشر: قاضی پبلیکیشنز - ۱۲۱ - ذوالقرنین چیمبرز
گنپت روڈ - لاہور
قیمت: درج نہیں۔

یہ کتاب جب میرے سامنے آئی تو قرآن کے مدرسۂ حکمت کے متعلموں کی یہ مسلمہ حقیقت ذہن میں تازہ ہوگئی کہ ؎

مرنے والے مرتے ہیں لیکن فنا ہوتے نہیں
وہ حقیقت میں کبھی ہم سے جُدا ہوتے نہیں

سچ ہے جن رفتگانِ ماضئ بعید و ماضی قریب کے خیالات اور جذبات اور خدمات ہمارے ساتھ ساتھ ہیں، ہمارے اندر جذب ہیں، جن کی محبتیں ہمارے سینوں میں موجزن ہیں، جن پر ہم فخر کرتے ہیں، جن کے لیے دُعائیں مانگتے ہیں، وہ ہمارے قافلۂ زندگی کے ہمرکاب چل رہے ہیں۔ ان کے جسم جو ان کی ہستی کے چھلکے تھے: اُتر کر قبروں میں مدفون ہو گئے، مگر اُن کی محبتیں، اُن کے عقیدے، ان کی تعلیمات، اُن کی خدمات، اُن کا حسن گفتار و کردار، اور اُن کی تحریریں اور تقریریں ہمارے اندر رچی بسی ہیں، ہمارے ساتھ ساتھ ہیں، انہیں کوئی موت جدا نہیں کر سکتی۔

کتاب پڑھتا رہا اور برادر گرامی عبدالحمید صدیقی کو نہ جانے کہاں اور کیسے دیکھتا رہا کہ "وہ چل رہے ہیں، وہ پھر رہے ہیں، وہ آ رہے ہیں، وہ جا رہے ہیں"۔ ابھی خورشید صبح کی ساحرانہ آنکھیں نیم وا ہیں اور نگارِ نور بسترِ افق پر اپنی قیامت آفریں انگڑائی لے نہیں چکا ہے کہ عبدالحمید صدیقی بچوں کو سوتا چھوڑ کر "محاذ" کی طرف روانہ ہو گئے۔ گوجرانوالہ اسٹیشن پہنچے، پھر گاڑی سے لاہور، لاہور اسٹیشن سے پبلک لائبریری، اور پبلک لائبریری میں انہوں نے اپنی بزم لوح و قلم آراستہ کر لی ہے۔ کتابوں کی کاغذی نقابیں اوڑھے قدیم اور جدید دَور کے علماء اور اتقیا اور مشرق و مغرب کے مفکرین اور ادیب اور عربی و عجمی مفسرین و محدثین آپ کے ہمکلام ہو گئے۔ بیچ میں لاہور کا کوئی محب ۔۔۔ کوئی سعئ اقامتِ دین کا ساتھی، کوئی ضرورت مند طالب علم کوئی پبلشر، کوئی شاگرد ۔۔۔ آگیا تو صدیقی صاحب چند منٹ کے لیے اپنی محفلِ خاص سے نکل کر بزمِ عام میں آگئے۔ ملاقاتی چلا گیا تو پھر وہی مشروب ایمان و علم کا دَور۔

دن ختم ہوگا۔ یہ درویش منش، مسلم دانش ور لائبریری سے نکلے گا، اسٹیشن پہنچے گا، پھر ریل گاڑی پر گوجرانوالہ پہنچے گا ــ وہاں سے اپنے گاؤں ـــ وقت پھر ایسا ہوگا کہ بچے سو چکے ہوں گے۔

اتنی جسمانی مشقت اور صرفِ وقت اور کاوشِ دماغ سے مطلوب اگر دولتِ دنیا ہوتی تو ایمان و علم کا یہ سپاہی بآسانی کوٹھی کار کا اور سامانِ آسائش کا مالک ہو سکتا تھا مگر اُس نے تو یہ سب کچھ اس لیے کیا کہ ملک میں اور دنیا میں سچائی اور نیکی کا وہ راج قائم ہو جس کا نقشہ اسلام نے پیش کیا ہے۔

اس کتاب میں ایسے مقالات اور تاثراتی مضامین جمع ہیں جس کے مطالعہ سے آپ عبدالحمید صدیقی کی شخصیت اور اُن کی خدمات کا اندازہ کر سکیں گے۔ اس کے مرتب جناب پروفیسر محمد اکرام صدیقی صاحب (مرحوم کے بھائی) مبارک باد کے مستحق ہیں۔

کاغذ، کتابت، طباعت، سرورق، ہر لحاظ سے اچھا معیار۔

حق تو یہ تھا کہ نہ صرف اس کتاب کا تعارف اپریل ۱۹۸۰ء کے ترجمان القرآن میں آتا بلکہ اس پیارے انسان اور مخلص دوست کی یاد تازہ کرنے کے لیے قلم و قرطاس کی طرف سے مزید خراج پیش کیا جاتا۔ کیونکہ اپریل ۱۹۷۸ء میں مرحوم کی جسدی زندگی ختم ہوئی۔ مگر میرے، اور رسالے کے حالات کی پیچیدگیاں اس میں مانع رہیں۔ دعا ہے کہ خدا ہمارے اس درویش دانشور بھائی کی خدمات کو قبول کرے اور اُن کی رُوح کو سایۂ رحمت میں شاد رکھے۔ آمین۔

مسئلہ کشمیر اور اس کا حل

مؤلف: سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

مرتبہ: شعبۂ تجزیہ و تصنیف اسلامی جمعیت طلبہ

قیمت: چھ روپے پچاس پیسے

پتہ: ۱-اے ذیلدار پارک اچھرہ، لاہور

موجودہ مہذب دنیا کا دعوائے تہذیب اُس وقت تک بے وزن ہے جب تک کرۂ ارضی پر کسی بھی ملک یا علاقے کو کوئی قوت جبر کے شکنجے میں کسے ہوئے ہے اور دنیا کی بڑی اور چھوٹی قوتیں مل کر بھی کسی انسانی آبادی کو حق خود ارادیت نہیں دلا سکتیں۔ اس دَورِ منافقت کا یہ المیہ ہے کہ تہذیب ترقی، خوش حالی، امن، خود ارادیت، انصاف اور امداد جیسے صدہا خوبصورت الفاظ تقریروں، بیانوں اور قراردادوں میں روز بولے جاتے ہیں؛ مگر معنی کے لحاظ سے یہ بالکل کھوکھلے ہوتے ہیں۔ انسانیت کے رنجیدہ مسائل میں جہاں فلسطین اور سارڈینیا اور فلپائن فہرست میں آتے ہیں وہاں ہمارا قریب ترین مسئلہ، مسئلۂ کشمیر ہے۔ اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی قراردادوں میں اعلان